

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کرو روں درود

مومن کی پہچان

ترجمہ نگار:

مظہر حسین علیمی

رکن ادارہ معارف اسلامی، ممبئی

(شعبہ تحقیقات و تصنیفات سنی دعوت اسلامی)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام رسالہ : صفة المومن و المومنة
تالیف : ابو الفیض ثوبان بن ابراہیم الحمیمی
(معروف بہ ذوالنون مصری)
تقدیم : رمزی سعد الدین دمشقی
اردو ترجمہ : مومن کی پہچان
ترجمہ : مظہر حسین علیمی
سن اشاعت : اکتوبر ۲۰۱۰ء
ناشر : ادارہ معارف اسلامی، ممبئی
تقسیم کار : مکتبہ طیبہ ۱۲۶/۱ کا میبک اسٹریٹ ممبئی ۳۔

انتساب

عطائے حضور مفتی اعظم داعی کبیر

مولانا محمد شاکر نوری رضوی

کے نام

جن کی اثر آفریں دعوت و ارشاد سے ہزاروں افراد اصلاح عقائد و اعمال کے زیور سے آراستہ ہو کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہوئے۔

اور

میرے مشفق اساتذہ

کے نام

جن کی تعلیم و تربیت سے میں اس لائق بنا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نیاز مند:

مظہر حسین علیمی

عرض مترجم

۲۸ اپریل ۲۰۱۰ء کی شب بعد نماز عشا کمپیوٹر پر بیٹھا ای میل چیک کر رہا تھا، اسی دوران خیال آیا کہ انٹرنیٹ پر دنیا جہاں کی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے، عربی کتب کی کچھ ویب سائٹس وزٹ کروں، جہاں تک مجھے یاد ہے، میں نے دارالکتب العلمیہ کی ویب سائٹ کو کھولی جس میں مختلف علوم و فنون پر مشتمل ہزاروں کی تعداد میں کتابیں موجود ہیں، پھر چند ساعت بعد یہ رسالہ دستیاب ہوا، جس پر ولی کامل امام زاہد حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا اسم گرامی دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی، اس رسالے کو پہلی بار رمزی سعد الدین دمشقی کے زیر اہتمام اور آپ ہی کی تقدیم و حاشیہ کے ساتھ دارالبشائر الاسلامیہ بیروت، لبنان نے ۲۰۰۲ء میں شائع کیا تھا، اسی وقت اس نایاب رسالے کے ذریعہ عوام اہل سنت کو فائدہ پہنچانے کا عزم مصمم کیا۔ چنانچہ رسالے کو کمپیوٹر میں ڈاؤن لوڈ کر کے اسی وقت ایک پرنٹ آؤٹ نکال لیا، صبح سب سے پہلے میں نے محبت گرامی مولانا ضیاء الرحمن علیمی (ریسرچ اسکالر جے، این، یو، دہلی) سے اس کا ذکر کیا، موصوف نے مسرت کا اظہار کیا اور علمی تعاون پیش کرنے کا وعدہ کیا، اسی دن ترجمہ کا کام شروع کر دیا، درس و تدریس وغیرہ کی مصروفیات کے باوجود چند نشستوں میں ترجمے کا کام مکمل ہو گیا، مسودہ کمپوز کر کے مولانا ضیاء الرحمن علیمی اور فاضل جلیل حضرت علامہ انوار احمد علیمی بغدادی کو میل کر دیا، دونوں حضرات نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ترجمے پر نظر ثانی فرمائی، اللہ رب العزت انہیں اپنی شان کے مطابق بہترین صلہ عطا فرمائے، آمین۔

شعبان المعظم کے آخری عشرے میں استاذ گرامی، ادیب شہیر حضرت علامہ فروغ احمد اعظمی صدر المدین دارالعلوم علیمیہ جمہوریت یونیورسٹی، تحریک سنی دعوت اسلامی کے

مرکزی ادارہ جامعہ غوثیہ نجم العلوم ممبئی ۳ کے طلبہ کا امتحان لینے کے لیے مدعو تھے، حضرت کو مسودہ کی ایک کاپی پیش کیا اور نظر ثانی اور تاثر کی درخواست کی، آپ نے بخوشی قبول فرمایا اور حسب وعدہ نظر ثانی فرما کر پیش لفظ بھی تحریر فرمایا۔ بارک اللہ فی علمہ و عملہ و عمرہ

عطائے حضور مفتی اعظم ہند حضرت حافظ وقاری مولانا محمد شاہ نور رضوی امیر سنی دعوت اسلامی دامت برکاتہم القدسیہ کی ذاتی دلچسپی پر یہ رسالہ ادارہ معارف اسلامی (شعبہ تحقیقات و تصنیفات سنی دعوت اسلامی ممبئی) سے شائع ہو رہا ہے۔ اس حوصلہ افزائی پر میں حضرت موصوف کا بے حد شکر گزار ہوں۔ رب تبارک و تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے، اور اس مختصر کاوش کو مقبول اناام فرمائے، آمین۔

خاکسار:

مظہر حسین علیمی

۴ ر شوال المکرم ۱۴۳۱ھ

تقریظ جلیل

مصلح ملت عطائے حضور مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شاہ نور رضوی

(امیر سنی دعوت اسلامی، ممبئی)

باسمہ تعالیٰ و بعون المصطفیٰ (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہونا م رضاتم پہ کرو روں درود

گروہ صوفیا میں ایک عظیم نام حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا ہے، آپ کے متعلق واقعات تو کتابوں میں پڑھنے کو ملتے تھے لیکن خود آپ کی کوئی کتاب یا تالیف نظروں سے نہیں گزری تھی۔ الحمد للہ! مولانا مظہر حسین علیمی (رکن ادارہ معارف اسلامی ممبئی، شعبہ تحقیقات و تصنیفات، سنی دعوت اسلامی) نے حضرت موصوف کے ایک رسالے کو تلاش کر کے اس کا سلیس اردو زبان میں شگفتہ ترجمہ کر کے امت مسلمہ کے لیے ایک بیش قیمت اصلاحی تحفہ پیش کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس رسالے کو پڑھنے والا ضرور اس کے اثرات قبول کرے گا اور اپنے اندر ان اوصاف اور خوبیوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرے گا جو ایک مومن کے لیے ضروری ہیں۔

اللہ عز وجل مترجم کی اس کاوش کو قبول فرمائے، انہیں مزید حوصلہ عطا فرمائے اور مؤلف کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا فرمائے، آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل

الصلوة والتسلیم

طالب دعا:

محمد شاہ نور رضوی

۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

پیش لفظ

سماحة الاستاذ، ادیب شہیر حضرت علامہ فروغ احمد اعظمی مصباحی
صدر المدرسین دارالعلوم علیہ جہد اشاہی بستی، یوپی۔

مومن، ایمان سے بنا ہے، ایمان کا مطلب ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کو دل سے مان لینا اور زبان سے ان کا اقرار کرنا۔

ایمان کی حقیقت بس اتنی ہی ہے، لیکن ایمان کے کچھ تقاضے بھی ہیں، جن کو پورا کرنا ضروری ہے، اور جن کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا اور وہ تقاضے ہیں: اچھے اعمال، اچھے معاملات اور اچھے اخلاق، ایمان کے بعد انہیں کے ذریعہ بندہ کامل مومن اور کامیاب و سرخ رو بندہ بنتا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ کی قربت و محبوبیت حاصل ہوتی ہے۔ مومن بندے کے اعمال و معاملات اور اخلاق و عادات جتنے زیادہ اچھے ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی زیادہ مقرب و محبوب ہوتا ہے۔

ہر مومن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کے بعد اچھے اعمال و معاملات اور اخلاق و عادات کا مکلف اور مامور ہے، جن سے چارہ کار نہیں ہے۔ اعمال سے مراد چار اسلامی فرائض نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہیں اور معاملات سے بندگان خدا سے مومن کے معاملات مراد ہیں جیسے نکاح اور خرید و فروخت وغیرہ اور اخلاق سے مراد مومن کے ظاہری و باطنی عادات اور خصلتیں ہیں۔

اللہ و رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلام میں ایمان و عقیدے کی درستی کے ساتھ عمل، معاملہ اور اخلاق کی درستی و بہتری پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور بزرگان دین نے بھی اپنے گفتار و کردار کے ذریعہ اسی بات کی دعوت دی اور بندگان خدا کو کفر سے نکال کر ایمان دار بنایا، اور اعمال و معاملات و اخلاق کی برائیوں میں گرفتار لوگوں کو حسن عمل، حسن معاملہ اور حسن اخلاق کی دولت

سے ہم کنار کیا، ان بزرگوں کی قولی و عملی تبلیغ سے فرد تو فرد، خاندان کا خاندان اور بستی کی بستی ایک خوش گوار اعتقادی و عملی انقلاب سے فیض یاب ہوئی۔ ان صاحب کردار بزرگوں کے اخلاص، ان کے سوز و درد، اور ان کے سچے جذبہ تبلیغ نے ان کی باتوں میں وہ تاثیر بھری تھی، جو اور کسی انسان کے کلام میں ممکن نہیں تھی۔

”مومن کی پہچان“ مشہور بزرگ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا ایک بہت مختصر رسالہ ہے، جس کا کل حجم تین (۳) صفحہ ہے، رسالے کا عربی نام ”صفة المومن والمومنة“ ہے، اردو نیاں تک اس سے نا آشنا تھی، نیٹ پر دستیاب عربی متن کے وسیلے سے محبت محترم حضرت مولانا مظہر حسین علیہ نے اسے اردو کا جامہ پہنا کر اردو طبقے سے روشناس کرایا ہے، ان کی یہ کھوج، ترجمے کی محنت اور پیش کش قابل تحسین ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

اس رسالے میں حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے پہلے مومن مردوں کی صفات کا ذکر کیا ہے، اس کے بعد مومن عورتوں کی خوبیاں بیان کی ہیں، جو مومن کی کامیاب زندگی کے لیے منشور کا درجہ رکھتی ہیں، یہ کوئی مربوط مضمون نہیں ہے بلکہ الگ الگ مفہوم کے الگ الگ جملے ہیں اور بے حد مختصر ہیں مگر اختصار کے باوجود ان میں جہان معنی پوشیدہ ہے، پھر ان کی تاثیر اور دل نشینی کا کیا کہنا، ’از دل خیزد بر دل ریزد‘ کا سچا نمونہ ہیں، تاثیر و دل نشینی میں یہ چھوٹے چھوٹے جملے گھنٹوں کی تقریروں اور موٹی موٹی کتابوں پر بھاری ہیں۔

خدائے تعالیٰ اسے اردو داں طبقے کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے اور اس کا فائدہ عام فرمائے۔

مخلص دعا گو:

فروغ احمد اعظمی مصباحی

۲۳/رمضان ۱۴۲۳ھ

تقدیم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذی الفضل والانعام، والصلاة والسلام علی المبعوث
رحمة للانعام، وعلی آله البررة الکرام، وصحابتہ الهداة الاعلام، ومن تبعهم
من اهل الايمان والاسلام.

ابا بعد! پیارے! رات اور دن گردش میں ہیں اور ہم، عرب اور مرآکش و شام کے عظیم
المرتب اور پیارے دوستوں کے ساتھ اللہ کے محترم گھر کے صحن میں دوبارہ جمع ہیں اور
اتحاد و اتفاق کی فضا میں علمی مذاکرے کے ذریعہ اپنے فہم و شعور کو جلا بخشنے میں لگے ہوئے ہیں۔
اس اعزاز و اکرام پر اللہ رب العزت کا بے حد شکر ہے اور ہم اس کی بارگاہ میں
دعا گو ہیں کہ آنے والے سالوں میں بھی ہم پر اسی طرح کی محفلوں کے ذریعہ فضل و احسان
فرمائے، ہمارا خاتمہ بالخیر کرے اور ہمیں امن و سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔
(آمین!)

امام الواعظین، عالم وزاہد حضرت ثوبان بن ابراہیم نخعی معروف بہ ”ذوالنون مصری“
متوفی ۲۴۵ھ کا ایک مختصر مگر عمدہ اور فصیح و بلیغ رسالہ ”صفة المومن والمومنة“ اس وقت میرے
پیش نظر ہے۔

یہ رسالہ مختصر کلمات اور فصیح و بلیغ تعبیرات میں صفات مومن سے متعلق ان کثیر معانی

کا جامع ہے جن سے ایک مومن کو آراستہ ہونا چاہیے اور ان کے معانی و مقاصد سے مزین
ہونا چاہیے۔ یہ رسالہ من جملہ اللہ عزوجل کی مقدس کتاب قرآن مجید اور احادیث نبویہ شریفہ
سے مستفاد ہے۔ حضرت مولف علیہ الرحمہ نے اس رسالے کو صحیح عبارات اور شانہ بشانہ چلنے
والے معانی کے ساتھ اس طرح تیار فرمایا ہے کہ قاری کو خوشی ملتی ہے اور سامع کو اُنس حاصل
ہوتا ہے۔

یہ رسالہ ”دارالکتب الظاہریہ دمشق، موجودہ مکتبہ اسد“ میں مخطوطے کی شکل میں ہے،
جس کا اندراج نمبر ۳۸۲۳ ہے، رسالہ کا نمبر شمار ۱۲۲ ہے اور صفحات کی تعداد تین (۳) ہے
اور اس رسالے کی روایت حضرت ابودجانہ بن ابراہیم نے حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ
سے کی ہے۔

اور عبدالرحمن بن یونس بن ابراہیم انصاری تونس کا تیار کردہ یہ نسخہ خط نسخ قابل قرأت
میں لکھا ہوا ہے اور اعراب سے مزین ہے اور اس پر حافظ نور الدین ابوالحسن علی بن مسعود بن
نفیس مصلیٰ کی وقتی تحریر ہے۔

ٹائٹل پیج پر ”الحمد لله وحده، طالعہ جمیعہ احمد بن حسن بن
عبدالہادی، عفا الله عنهم بمنہ و کرمہ“ مرقوم ہے۔ (الحمد لله! احمد بن حسن بن
عبدالہادی نے اس پورے رسالے کا مطالعہ کیا، اللہ عزوجل اپنے فضل و کرم سے اس کو معاف
فرمائے)۔

اس رسالے کے پہلے نصف حصے (صفة المومن) کو علامہ حافظ ابن عسا کر نے تاریخ
دمشق جلد ۱/صفحہ ۴۱۹ پر حضرت ذوالنون مصری کی سوانح میں ذکر فرمایا ہے۔

اگرچہ اس میں مذکور متن میں بہت سی کمیاں اور تحریفات ہیں، مگر بعض کلمات و عبارات
کی اصلاح کے سلسلے میں نے اس سے استفادہ کیا تا کہ یہ رسالہ مولف کے منہج و قالب کے

مطابق ہو جائے، میں نے حاشیہ میں ان اختلافات کی جانب اشارہ کر دیا ہے۔

چوں کہ اس رسالے کی عبارتیں مختصر اور معانی کثیر ہیں، اس لیے سب سے اہم کام یہ تھا کہ ان عبارات کی تصحیح اور پھر اس کے بعض الفاظ کی مراد کی تشریح و توضیح کر دی جائے، خاص طور سے جب ان کا استعمال معنی مجازی و اشاری میں ہوا ہو۔

لیکن ایک مجبوری یہ تھی کہ اگرچہ رسالے کے اکثر کلمات اعراب سے مزین ہیں، مگر متعدد مقامات پر یہ اعراب لغت کے لحاظ سے معتمد و صحیح کے مخالف ہیں، اس لیے حتی المقدور ان الفاظ و کلمات کی تصحیح کے لیے میں نے لغت کی کتابوں سے رجوع کیا تاکہ مادہ اشتقاق، تصریف اور ابواب منضبط ہو جائیں اور میں نے حرکات کے ذریعے اعراب کی تصحیح پر اکتفا کیا، البتہ جو الفاظ مشکل تھے یا جہاں زبانوں پر جاری اور رائج ہونے کے سبب التباس کا اندیشہ تھا ان کلمات کو حروف کے ذریعے وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ اس رسالے کے ذریعے بیدار دل اور ذہن رسا کو نفع بخشے اور مولیٰ تعالیٰ اس رسالے کے مولف، راوی، ناخ اور واقف پر رحم فرمائے اور قبول اعمال کے ذریعہ بھی ہم پر کرم فرمائے، جس طرح اس کام کی تکمیل کی توفیق بخش کر ہم پر احسان فرمایا۔

وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبی الہدی، ومصباح الدجی، وعلی آلہ وصحبہ ومن بہدیبہم اقتدی.

الفقیہ الی ربہ بالکلیۃ

رمزی سعد الدین دمشقی

مقام حمرون، بتاریخ ۲۳/۵/۱۴۲۳ھ

مطابق: ۲۰۰۲/۸/۳ء

حضرت ذوالنون مصری کی سوانح

آپ ابو الفیض ثوبان بن ابراہیم اُحْمِیْمِی ہیں۔ (۱) ذوالنون مصری کے نام سے مشہور و معروف ہوئے۔ خلیفہ منصور کے آخری عہد میں تقریباً سن ۱۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بڑے بڑے ائمہ سے حدیث و علم کی روایت کی، جن میں امام دارالہجرت حضرت مالک بن انس، شیخ الدیار المصریہ حضرت لیث بن سعد، قاضی ابن لہیعہ، امام زاہد حضرت فضیل بن عیاض اور ماہر فقیہ حضرت سفیان بن عیینہ وغیرہ ہیں۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

ابن یونس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ فصیح و دانا عالم تھے۔

ابو نعیم اصہبانی نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں فرمایا کہ آپ روشن و تابندہ شخصیت، بہترین فیصل، حقیقت گو اور طریقت میں ممتاز تھے، ان کی محکم عبارات اور باریک اشارے منقول ہیں۔

ابن خلکان نے ”وفیات الاعیان“ میں کہا ہے کہ وہ علم، زہد و ورع اور حال و ادب میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کا شمار ان حضرات میں ہوتا ہے، جنہوں نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے موطا کی روایت کی ہے۔

(۱) انیم، مصر کا ایک شہر ہے۔

امام ذہبی نے ”سیر اعلام النبلا“ میں لکھا ہے:

”حضرت ذوالنون مصری زاہد اور دیار مصر کے شیخ تھے۔“

اور انہوں نے ہی آپ کے بارے میں ”العَبَسَ فِي خَبْرٍ مَنْ عَبَسَ“ میں فرمایا: زاہد ذوالنون مصری مشائخ طریقت میں ہیں..... آپ سے نفع بخش نصیحتیں اور بلند پایہ کلام منقول ہے۔ آپ کا تعلق بلاذونوبہ کے ایک علاقے اُحمیم سے تھا، مصر میں آ کر مقیم ہوئے پھر بغداد کی طرف تشریف لے گئے، وہاں ایک عرصہ مقیم رہے پھر مصر لوٹ آئے، سیاحت کی غرض سے ملک شام گئے اور جبل لبنان کی سیر کی پھر دمشق آئے۔

خلیفہ متوکل سے آپ کی چغلی کھائی گئی تو اس نے آپ کو مصر سے بلایا، جب متوکل سے آپ کی ملاقات ہوئی، آپ نے وعظ و نصیحت فرمائی، اسے سن کر متوکل رو پڑا اور آپ کو باعزت واپس کر دیا۔ متوکل کے سامنے جب اہل زہد و ورع کا تذکرہ ہوتا تو رو پڑتا تھا اور کہتا تھا: جب اہل ورع کا تذکرہ ہو تو جلدی سے ذوالنون تک پہنچو اور ان کا تذکرہ کرو۔

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں دارِ قطنی سے یہ قول نقل کیا ہے:

”آپ (ذوالنون مصری) نے حضرت امام مالک سے چند احادیث روایت کی ہیں،

ان کی سندوں میں ’نظر ہے‘۔“

پھر دارِ قطنی سے ہی یہ نقل کیا ہے کہ ان سے حضرت ذوالنون مصری کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب سند حدیث ان تک صحیح ہو تو ان کی روایت کردہ احادیث درست ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔

سُلمی فرماتے ہیں: ذوالنون وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ترتیب احوال اور مقامات اولیا پر اپنے شہر میں گفتگو کی، چنانچہ عبداللہ بن عبدالحکم نے ان پر نکیر کی اور علمائے مصر نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور یہ بات مشہور ہو گئی کہ آپ نے ایسا علم ایجاد کیا ہے جس پر اسلاف نے گفتگو نہیں کی ہے۔

محمد بن فرخی سے مروی ہے کہ میں حضرت ذوالنون مصری کے ساتھ ایک کشتی میں سوار تھا، اسی اثنا میں ایک دوسری کشتی ہمارے قریب سے گزری۔ حضرت ذوالنون مصری سے کہا گیا: یہ لوگ بادشاہ کے پاس جا رہے ہیں اور آپ کے کفر کی گواہی دیں گے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اللہم ان کانوا کاذبین فغور فہم“ (یعنی اے اللہ! اگر یہ جھوٹے ہیں تو انہیں غرق کر دے)۔ چنانچہ کشتی پلٹ گئی اور وہ سب ڈوب گئے۔ میں (راوی) نے ان سے عرض کی کہ ملاح کا کیا قصور تھا؟ فرمایا: جب ملاح کو ان کا مقصد معلوم تھا تو اس نے ان لوگوں کو کیوں سوار کیا؟ اور ان کے لیے اللہ کے حضور غرق شدہ افراد بن کر حاضر ہونا جھوٹے گواہ بن کر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔ پھر آپ پر کپکپی طاری ہو گئی، چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور بولے: اے اللہ! تیری عزت کی قسم! آج کے بعد کسی پر بددعا نہیں کروں گا۔ پھر امیر مصر نے آپ کو بلایا اور ان کے عقیدے کے متعلق سوال کیا، آپ نے اپنے اعتقاد سے متعلق گفتگو کی جسے سن کر امیر مصر راضی ہو گیا۔

آپ کے اقوال و ارشادات

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اللہ سے انس پھیلی ہوئی تیز روشنی ہے، جب کہ لوگوں کی محبت لاحق ہونے والا غم ہے

۱۔ آپ سے پوچھا گیا کہ انس الہی کیا ہے؟ فرمایا: علم اور قرآن۔ (۱)

اور فرمایا: معرفت تین طریقے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

۱۔ معاملات میں غور و فکر کے ذریعے کہ اللہ عزوجل نے کس طرح ان کی تدبیر فرمائی۔

۲۔ تقدیر میں غور و فکر کے ذریعے کہ کس طرح اللہ نے لکھی۔

۳۔ مخلوقات میں غور و فکر کے ذریعے کہ کس طرح اللہ نے انہیں پیدا فرمایا۔ (۲)

آپ سے محبت الہی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

جس سے اللہ محبت فرمائے اس سے تم محبت کرو اور جسے اللہ ناپسند فرمائے تم بھی اسے ناپسند کرو، سراسر خیر انجام دو اور اللہ سے غافل کرنے والی چیزوں کو رد کرو، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرو، مومنین پر شفقت و مہربانی سے کام لو، کفار پر سختی کا برتاؤ کرو اور دین میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ (۱)

اور ارشاد فرمایا:

عقل سے ہی دلوں کے پھل چنے جاتے ہیں اور خوش آوازی سے ہی نگاہوں کو متوجہ کیا جاتا ہے اور توفیق سے ہی مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور صالحین کی صحبت سے زندگی خوش گوار ہوتی ہے، نیک دوست میں ساری بھلائی جمع ہے اگر تم غافل ہو جاؤ تو غفلت سے ذکر کی جانب لاتا ہے اور اگر ذکر میں لگے ہو تو تمہاری مدد کرتا ہے۔ (۲)

اور ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ عزوجل سے محبت کا اظہار کرے اس سے کہہ دو کہ غیر اللہ کے سامنے عاجزی کے اظہار سے پرہیز کرے اور اللہ سے محبت کرنے والے کی پہچان یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی سے اسے کوئی حاجت نہ ہو۔ (۳)

اور فرمایا:

اس شخص کے لیے بشارت ہو جس کے دل کا شعار زہد و ورع ہو اور حرص و لالچ نے اس کے دل کی آنکھ کو اندھانہ کیا ہو اور اپنے کاموں کے سلسلے میں اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والا ہو۔ (۴)

اور فرمایا:

دنیا اللہ رب العزت کے ذکر کے ساتھ ہی خوش گوار ہے اور آخرت اس کے غفو و کرم کے ساتھ ہی اچھی ہے اور جنتیں دیدارِ باری تعالیٰ کے سبب ہی اچھی ہیں۔ (۴)

(۱) حلیۃ الاولیاء ۹/۳۸۴ (۲) حلیۃ الاولیاء ۹/۳۶۹ (۳) حلیۃ الاولیاء ۹/۳۸۴ (۴) حلیۃ الاولیاء ۹/۳۵۹

اور فرمایا:

ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار کرو جس کا اندرون اور جس کی خوبیاں تم سے ہم کلام ہوں، ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار مت کرو جس کی زبان تم سے گویا ہو۔ (یعنی قول و عمل میں تضاد ہو)۔ (۱)

اور آپ اپنی دعا میں فرماتے: بارالہا! شیطان تیرا اور ہمارا دشمن ہے اور اسے اس سے زیادہ ناپسند اور ناگوار کوئی بات نہیں لگتی کہ تو ہمیں بخش دے، لہذا تو ہماری بخشش فرما دے۔ (۲)

ابونعیم اصبہانی نے حلیۃ الاولیاء: جلد نہم، ص: ۳۳۱، اور جلد دہم صفحہ ۴ پر آپ کے احوال و فرمودات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے اور حافظ ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق جلد ۱۷، صفحہ ۳۹۸ اور صفحہ ۴۴۲ پر آپ سے متعلق مفصل گفتگو کی ہے۔

وفات:

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا انتقال ۲۴۵ھ جیزہ (موجودہ علاقہ مصر) میں ہوا اور آپ کو وہاں سے سواری میں مصر لے جایا گیا کہ پل پر لوگوں کے ازدحام کا خوف تھا، وقت انتقال آپ ۷۰ سال کے تھے۔

رحمہ اللہ و احسن مثواہ

(۱) حلیۃ الاولیاء ۹/۳۷۳

(۲) حلیۃ الاولیاء ۹/۳۷۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ

مومن مرد کے اوصاف

- حضرت ابو دجانہ احمد بن ابراہیم نے فرمایا: میں نے ابو الفیض ذوالنون بن ابراہیم ائمہی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا، آپ نے مومن کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:
- ☆ مومن کی خوشی اس کے چہرے سے عیاں ہوتی ہے اور اس کا رنج و غم دل میں ہوتا ہے۔
 - ☆ مومن کا سینہ کشادہ اور نفس متواضع ہوتا ہے۔
 - ☆ مومن ہر طرح کی برائی سے دور رہتا ہے اور ہر طرح کی نیکی پر آمادہ رہتا ہے۔
 - ☆ نہ کینہ پرور ہوتا ہے اور نہ حسد کرتا ہے۔
 - ☆ مومن ظلم و زیادتی کرتا ہے اور نہ گالی گلوچ کرتا ہے۔
 - ☆ مومن عیب جو ہوتا ہے اور نہ غیبت کرتا ہے۔
 - ☆ مومن نام و نمود اور شہرت کو ناپسند کرتا ہے۔
 - ☆ مومن غم و اندوہ سے دور رہتا ہے۔
 - ☆ مومن بکثرت خاموش رہتا ہے، مومن باوقار ہوتا ہے۔
 - ☆ مومن بہت ذاکر اور صابر و شاکر ہوتا ہے۔
 - ☆ مومن اپنی فکر سے معمور ہوتا ہے اور اپنے فقر پر مسرور ہوتا ہے۔
 - ☆ مومن نرم طبیعت اور نرم خو ہوتا ہے۔
 - ☆ مومن شرم و حیا کا پیکر، وقار کی حفاظت کرنے والا، اور کم تکلیف دینے والا ہوتا ہے۔

مصادر و مراجع

- حلیۃ الاولیاء، ابی نعیم الاصبہانی، ۳۳۱/۹-۳۳۱/۱۰-۴
تاریخ دمشق، ابن عساکر، ۳۹۸/۱۷-۴۴۲
تاریخ بغداد، خطیب البغدادی، ۳۹۳/۸-۳۹۷
وفیات الاعیان، ابن خلکان، ۳۱۵/۱-۳۱۸
العبر فی خبر من عبر، الحافظ الذہبی، ۳۵۰/۱
سیر اعلام النبلاء، الذہبی ایضاً- ۵۳۲/۱۱-۵۳۶



☆ نہ بہتان باندھتا ہے اور نہ کسی کو بے آبرو کرتا ہے۔

☆ مومن اگر ہنستا ہے تو بے وقوفوں کی طرح نہیں ہنستا اور اگر مومن غصہ کرتا ہے تو بے قابو نہیں ہو جاتا۔

☆ مومن کی ہنسی تبسم ہے، اس کا سوال سیکھنے کے لیے اور کلام کا اعادہ اچھی طرح سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔

☆ مومن کے پاس علم زیادہ ہوتا ہے اور وہ بڑا بردبار ہوتا ہے۔

☆ مومن عزم کا پکا ہوتا ہے، مومن مہربان اور شفیق ہوتا ہے۔

☆ مومن نہ بخل سے کام لیتا ہے اور نہ جلد بازی کرتا ہے۔

☆ مومن تنگی معاش پر بے قرار و بے چین ہوتا ہے اور نہ خوش حالی پر اتراتا ہے۔

☆ مومن اپنے فیصلے میں کسی پر ظلم و زیادتی نہیں کرتا اور علم میں تردد کا شکار نہیں ہوتا۔

☆ اس کی نیت پتھر سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے، اس کی ہم نشینی شہد سے زیادہ شیریں ہوتی ہے۔

☆ مومن لالچی ہوتا ہے اور نہ ڈرپوک ہوتا ہے۔

☆ مومن سنگ دل ہوتا ہے اور نہ ڈینگ مارتا ہے۔

☆ مومن کلام میں غلو نہیں کرتا ہے اور بے مقصد باتوں سے اعراض کرتا ہے۔

☆ مومن غصے میں بھی عادل ہوتا ہے اور اگر طلب کرتا ہے تو نرمی سے کام لیتا ہے۔

☆ مومن لاپرواہ ہوتا ہے اور نہ سرکش ہوتا ہے۔

☆ مومن محبت میں مخلص، عہد کا پکا اور وعدہ وفا کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن شفیق، سخی اور حلیم و بردبار ہوتا ہے۔

☆ مومن اللہ عز و جل سے راضی رہتا ہے اور خواہشات نفس کا مخالف ہوتا ہے۔

☆ مومن اپنے ایذا دینے والے پر سختی نہیں کرتا اور بے مقصد کاموں میں نہیں پڑتا۔

☆ اس کو اگر بلا وجہ یا غیر متوقع طور پر برا بھلا کہا جائے تو وہ جواب میں برا بھلا نہیں کہتا اور اگر سوال کرنے پر نہ پائے تو غضبناک نہیں ہوتا۔

☆ مومن کسی کی مصیبت پر خوش نہیں ہوتا اور برائی کے ساتھ کسی کا ذکر نہیں کرتا۔

☆ وہ بہت فضل و سخا والا، اور کشادہ دست و فراخ دل ہوتا ہے۔

☆ مومن آسانی کرنے والا، نرم بازوؤں والا ہوتا ہے۔ (نرم مزاج)

☆ مومن زبان کا سچا اور حرص و لالچ سے پاک ہوتا ہے۔

☆ مومن کم خرچ کرنے والا اور بہت مدد کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ وہ حرام کاموں سے خوب بچتا ہے اور شبہات سے بہت دور رہتا ہے۔

☆ مصیبت پر خوب شکر ادا کرتا ہے اور تکلیف دہ چیزوں پر خوب صبر کرتا ہے۔

☆ مومن بہت بھلائی کرتا ہے، اس میں شرف و فساد نہیں ہوتا۔

☆ اگر اس سے سوال کیا جائے تو عطا کرتا ہے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے معاف کر دیتا ہے۔

☆ اور اگر محروم ہو تو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، اگر اس سے قطع تعلق کیا جائے تو وہ صلہ

رحمی کرتا ہے۔

☆ مومن اپنے قلب کی آزمائش کرتا ہے، اپنے رب کا مخلص ہوتا ہے۔

☆ مومن جھاگ سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ شیریں اور اللہ کے دین میں چٹان سے زیادہ

سخت ہوتا ہے۔

☆ مومن اس بلا سے انس و محبت رکھتا ہے جس سے اہل دنیا وحشت رکھتے ہیں۔

☆ مومن حق بات کا بہت حکم دینے والا اور اخلاص کے ساتھ برائی سے بہت روکنے

والا ہوتا ہے۔

☆ مومن اللہ کے لیے بہت غضبناک اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے میں جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن اپنے علم کو کم اور نامکمل سمجھتا ہے، اپنی آرزوؤں کو فنا کر دیتا ہے اور اپنی موت کے لیے تیاری کرتا ہے۔

☆ مومن جب اپنی لغزشوں کا ادراک کر لیتا ہے اور اپنے نفس کی قدر و منزلت پہچان لیتا ہے تو نفس کی عزت و عظمت کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور غلبہ نفس کو برا جانے لگتا ہے۔ نفس اس کی نظر میں ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے اور اس سے ہر طرح کی خدمت ممکن ہو جاتی ہے۔

☆ مومن دین کا ناصر و مددگار ہوتا ہے، مسلمانوں کا دفاع کرنے والا اور محتاجوں کا سہارا ہوتا ہے۔

☆ تعریف و توصیف مومن کے کان کو بھلی نہیں لگتی اور حرص و طمع اس کے دل میں داخل نہیں ہوتا۔

☆ غصہ مومن کے حلم و بردباری سے قریب نہیں ہوتا اور جہالت اس کے علم کو عیب دار نہیں کرتی اور دنیا کی مصیبتیں اس کے عزم میں کمی نہیں پیدا کرتیں۔

☆ مومن اچھی بات بہت بولنے والا اور اس پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن عالم اور دور اندیش ہوتا ہے۔

☆ مومن نہ بدخلق ہوتا ہے اور نہ کم عقل ہوتا ہے۔

☆ مومن گھبراتا ہے، لیکن اتنا نہیں کہ کوئی اسے تکلیف پہنچا دے۔ اسراف کے علاوہ خوب خرچ کرتا ہے۔

☆ مومن کا علم زیادہ اور اس کی نادانی کم ہوتی ہے۔

☆ مومن لوگوں کی غلطیاں تلاش نہیں کرتا اور نہ کسی انسان کو حقیر سمجھتا ہے۔

☆ مومن خلق خدا پر مہربان اور زمین میں خوب سیر کرنے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن کمزور کی اعانت کرتا ہے اور مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے۔

☆ مومن کسی کو بے آبرو نہیں کرتا اور نہ کسی کا راز فاش کرتا ہے۔

☆ مومن کی آزمائش زیادہ ہوتی ہے اور وہ اس پر شکوہ و شکایت کم کرتا ہے۔

☆ مومن اگر نیک کام دیکھتا ہے تو اس کا تذکرہ کرتا ہے اور اگر برا کام دیکھتا ہے تو پردہ پوشی کرتا ہے۔

☆ مومن عیب پوشی کرتا ہے، راز کی حفاظت کرتا ہے، لغزش کو درگزر کرتا ہے اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے۔

☆ مومن کسی اچھی بات پر مطلع ہو کر اسے چھوڑتا نہیں اور حماقت کی نشانیاں دیکھ کر اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔

☆ مومن امین اور صاحب استقامت ہوتا ہے۔

☆ مومن ہر قسم کی آلائشوں سے پاک، ستھرا اور پرہیزگار ہوتا ہے۔

☆ مومن صالح و نیکو کار اور راضی بہ رضائے الہی ہوتا ہے۔

☆ مومن اکثر خاموش رہتا ہے لیکن گفتگو سے عاجز نہیں ہوتا۔

☆ مومن عذر کو قبول کرتا ہے اور نصیحت لیتا ہے۔

☆ مومن لوگوں کے متعلق اچھا گمان کرتا ہے اور خود اپنے نفس کو مجرم گردانتا ہے۔

☆ مومن اللہ کے لئے محبت کرتا ہے فہم و فراست کے ساتھ اور اللہ کے لیے قطع تعلق کرتا ہے حزم و عزم کے ساتھ۔

☆ مومن خوشی سے اترتا نہیں اور مصیبت اسے بے قابو نہیں کرتی۔

☆ اُس کی ہم نشینی وسعت و کشادگی کا باعث ہے اور مومن کی زیارت دلیل و برہان ہے۔

☆ علم کی دولت مومن کو ہر بری عادت سے صاف و ستھرا کر دیتی ہے جس طرح آگ زنگ

☆ مومن ترش رو اور تیوری چڑھانے والا نہیں ہوتا اور نہ کسی کی ٹوہ میں رہتا ہے۔

☆ مومن محبت کرنے والا اور صاحب صدق و صفا ہوتا ہے۔

☆ مومن غصے کو پینے والا، مسکرانے والا ہوتا ہے۔

☆ مومن باریک بین اور اعلیٰ قدر و منزلت والا ہوتا ہے۔

☆ مومن سفر میں ہوتا ہے تب بھی مطمئن اور غافل نہیں بیٹھتا۔

☆ مومن اپنی سر زمین میں مشہور و معروف ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس کی حیثیت سے

ناواقف ہوتے ہیں، حسد کی وجہ سے لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں۔

☆ مومن مددگار ہوتا ہے۔

اللہ اس پر رحم فرمائے۔

☆☆☆

آلود لوہے کو صاف و ستھرا کر دیتی ہے۔

☆ مومن احسان کے ذریعہ شرمندہ نہیں کرتا اور نہ احسان جتلاتا ہے۔

☆ مومن غافل شخص کو یاد دلاتا ہے اور جاہل کو سکھاتا ہے۔

☆ مومن کی جانب سے کسی تکلیف دہ بات کا خوف ہوتا ہے اور نہ اس کی طرف سے کسی فساد

کا اندیشہ ہوتا ہے۔

☆ مومن کے نزدیک ہر دوسرے جدوجہد اس کی اپنی جدوجہد سے اچھی ہوتی ہے اور ہر نفس

اس کے نزدیک اس کے اپنے نفس سے بہتر ہوتا ہے۔

☆ مومن اپنے عیوب پر نظر رکھتا ہے، اپنی دُھن میں مگن رہتا ہے، رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کا

اسے ہوش نہیں ہوتا۔

☆ مومن بیدار دل اور آپ میں بے مثال ہوتا ہے۔

☆ مومن قریب اور دوسرے کے لیے اجنبی ہے۔

☆ مومن اللہ سے محبت کرتا ہے اور اس کی رضا کے حصول میں کوشاں رہتا ہے۔

☆ مومن اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیتا، رب عزوجل کی ناراضی والے کاموں میں کسی سے

دوستی نہیں رکھتا۔

☆ مومن اللہ کو یاد کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار کرتا ہے، اہل صدق و صفا کے ساتھ

اٹھتا بیٹھتا ہے، اہل حق کو ترجیح دیتا ہے۔

☆ مومن، غریب الوطن بے سہاروں کا سہارا اور یتیموں کا والی ہوتا ہے۔

☆ مومن بیوہ عورتوں کا حامی و نگہبان ہوتا ہے اور محتاجوں پر مہربان ہوتا ہے۔

☆ مومن سے ہر مصیبت کے وقت اُمید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں اس سے توقع ہوتی ہے۔

☆ مومن ہشاش و بشاش رہتا ہے۔

مسلمان عورت کے اوصاف

- ☆ مومنہ اپنے عیوب پر نظر رکھتی ہے، اپنے گناہوں کے بارے میں سوچتی ہے، اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔
- ☆ اپنی آواز کو پست رکھتی ہے اور اکثر خاموش رہتی ہے۔
- ☆ مومنہ نرم طبیعت ہوتی ہے، اور زبان کی حفاظت کرتی ہے۔
- ☆ وہ حیا میں ڈوبی ہوئی، فحش کلامی سے محفوظ ہوتی ہے۔
- ☆ وہ وسیع القلب، بہت زیادہ صبر کرنے والی ہوتی ہے۔
- ☆ مومنہ مکرو فریب نہیں کرتی، بہ کثرت شکر ادا کرتی ہے۔
- ☆ وہ صاف دل اور بے عیب ہوتی ہے۔
- ☆ مومنہ باحیا، نیک ہوتی ہے۔
- ☆ مومنہ اللہ کی رضا پر راضی رہتی ہے اور دل صاف رکھتی ہے۔
- ☆ وہ سنجیدہ، باوقار اور شریف الطبع ہوتی ہے۔
- ☆ مومنہ نرم خو، نرم طبع اور مہربان ہوتی ہے۔
- ☆ مومنہ جھوٹ سے پاک اور خود پسندی سے دور ہوتی ہے۔
- ☆ مومنہ ہر ناپسندیدہ بات کو چھوڑ دیتی ہے اور دنیا سے بے رغبت ہوتی ہے۔
- ☆ مومنہ گھر میں ٹھہرنے والی اور دور اندیش ہوتی ہے۔

- ☆ مومنہ ستر پوشی کو پسند کرتی ہے اور بہت باحیا ہوتی ہے۔
- ☆ مومنہ بے جا باتوں میں لگی رہتی ہے اور نہ اپنا وقت اہو و لعب میں برباد کرتی ہے۔
- ☆ بہانہ بازی نہیں کرتی اور عمل میں محکم ہوتی ہے۔
- ☆ رحم دل اور خالص محبت رکھنے والی ہوتی ہے۔
- ☆ اگر کسی بات سے روکا جائے تو رک جاتی ہے اگر حکم دیا جائے تو بجالاتی ہے۔
- ☆ ڈیگ نہیں مارتی اور حد سے تجاوز کو ناپسند کرتی ہے۔ اسراف سے نفرت کرتی ہے۔
- ☆ مومنہ مکروہ و ناپسندیدہ شے کو مکروہ سمجھتی ہے اور فخر و مباہات ناپسند کرتی ہے۔
- ☆ مومنہ صفائی ستھرائی اور زینت کے ذریعہ عورتوں میں اپنا مقام بنا لیتی ہے۔
- ☆ مومنہ بہ قدر ضرورت پر اکتفا کرتی ہے اور کچھ بھی نہ ملے تب بھی پاک دامنی اختیار کرتی ہے۔
- ☆ اہل خانہ پر مہربانی اور شوہر سے نرمی کا برتاؤ کرتی ہے۔
- ☆ اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور اس سے سچی محبت کرتی ہے۔
- ☆ وہ اپنے وجود کو شوہر کی ملکیت سمجھتی ہے اور شدت حیا سے اسے نگاہ بھرنے نہیں دیکھتی۔
- ☆ مومنہ شوہر کی خواہش پر اپنی خواہش کو قربان کر دیتی ہے، اس کے مشورے پر اپنے مشورے کو ترک کر دیتی ہے۔
- ☆ وہ اپنے شوہر کو اپنی جان کا وکیل بنا دیتی ہے اور شوہر کو اپنے رازوں کا امین بنا دیتی ہے۔
- ☆ مومنہ اپنے شوہر سے اٹوٹ محبت کرتی ہے اور شوہر کو اپنے والدین پر بھی ترجیح دیتی ہے۔
- ☆ اپنے شوہر کے عیوب بیان نہیں کرتی اور نہ اس کا راز فاش کرتی ہے۔
- ☆ اس کا حکم اچھی طرح بجالاتی ہے اور ہمیشہ اس کی خوشنودی کی جویاں رہتی ہے۔
- ☆ جب شوہر تنگ دست ہو تو بدسلوکی نہیں کرتی اور محتاجی کی حالت میں ہو تو اسے دشمن نہیں رکھتی بلکہ فقر محتاجی میں اور زیادہ محبت کرتی ہے۔

☆ شوہر کے غصے پر حلم و صبر سے کام لیتی ہے اور محبت و شکر کے ساتھ اس کے ساتھ رہتی ہے۔
☆ اگر شوہر اس کے ساتھ بدسلوکی کرے تو معاف کر دیتی ہے اگر شوہر کسی اور کو ترجیح دے تو صبر کرتی ہے۔

☆ شوہر غصہ ہو جائے تو ہمیشہ اس کی رضامندی تلاش کرتی ہے، اس کی ناراضی میں احتیاط سے رہتی ہے۔

☆ شوہر کی عدم موجودگی میں اسے اچھا نہیں لگتا اور شوہر کو دیکھ کر اسے اُنس و قرار حاصل ہوتا ہے۔

☆ مومنہ نے اللہ کے احکامات و ارشادات کو جان کر اُس کی روشنی میں شوہر کے حقوق ادا کیے، اس کی وجہ سے عورت کو شوہر کی ضرورت اور زیادہ بڑھ گئی اور وہ صرف اپنے شوہر پر بھروسہ کرتی ہے۔ چنانچہ وہ شوہر ہی کے کان سے سنتی ہے اور اسی کے دماغ سے سوچتی ہے اور اس کا شوہر اس کو نگاہ محبت سے دیکھتا ہے اور اس کے مہربان دل سے محسوس کرتا ہے۔

اللہ مومنہ پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

یہ رسالہ مکمل ہوا۔

والحمد لله وحده و صلواته

علیٰ خیر خلقه محمد و آلہ